CS (Main) Exam, 2018

EGT-D-URD

اردو / URDU

پرچہ - II / Paper II

(لٹریچر) / (LITERATURE)

کل مارکس : 250 *Maximum Marks : 250*	مقررہ وقت : 3 گھنٹے *Time Allowed : **Three Hours***

سوالات سے متعلق خصوصی ہدایات

برائے مہربانی ذیل کی ہر ہدایت کو جواب لکھنے سے پہلے توجہ سے پڑھ لیں

اس پرچے میں آٹھ سوالات پوچھے جا رہے ہیں جو دو حصوں میں منقسم ہیں۔

امیدوار کو کل پانچ سوالوں کے جواب دینے ہیں۔

سوال 1 اور 5 لازمی ہیں اور باقی سوالات میں سے تین کا جواب لکھنا ہے مگر ہر حصہ سے کم از کم ایک ایک سوال کرنا ضروری ہے۔

ہر سوال یا سوال کے حصے کے نمبر اس کے سامنے درج کر دیے گئے ہیں۔

جواب ہر صورت میں اردو میں ہی لکھے جائیں گے۔

اگر کسی سوال کے جواب کے لیے الفاظ کی تعداد کی شرط لگا دی گئی ہے تو اس کی پابندی لازمی ہے۔

سوالات کے جواب کو ترتیب وار اہمیت دی جائے گی، شرط یہ ہے کہ کوئی جواب کاٹ کر مسترد نہ کر دیا گیا ہو۔ اگر کسی سوال کا کوئی حصہ بھی جواب کے لیے منتخب کیا گیا ہے تو اسے سوال کا جواب ہی تصور کیا جائے گا۔ اگر کسی صفحہ یا صفحے کے کسی حصے کو خالی چھوڑنا مقصود ہے تو اسے صفائی کے ساتھ کاٹ کر مسترد کرنا ضروری ہے۔

Question Paper Specific Instructions

Please read each of the following instructions carefully before attempting questions :

*There are **EIGHT** questions divided in **TWO SECTIONS**.*

*Candidate has to attempt **FIVE** questions in all.*

*Question nos. **1** and **5** are compulsory and out of the remaining, any **THREE** are to be attempted choosing at least **ONE** question from each section.*

The number of marks carried by a question / part is indicated against it.

*Answers must be written in **URDU**.*

Word limit in questions, wherever specified, should be adhered to.

Attempts of questions shall be counted in sequential order. Unless struck off, attempt of a question shall be counted even if attempted partly. Any page or portion of the page left blank in the Question-cum-Answer Booklet must be clearly struck off.

SECTION A

1Q. مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔ اوران کے ادبی وفنی محاسن کا بھی جائزہ لیجیے، ہر اقتباس کی تشریح تقریباً ایک سو پچاس (150) الفاظ پر مشتمل ہو۔ *10×5=50*

(A)

''یہاں کا حال کیا لکھوں، بقول سعدی علیہ الرحمہ (نہ ماند آب جز چشم دریتیم) شب وروز آگ برستی ہے۔ نہ دن کو سورج نظر آتا ہے، نہ رات کو تارے۔ زمین سے اٹھتے ہیں شعلے، آسمان سے گرتے ہیں شرارے، چاہا تھا کہ کچھ گرمی کا حال لکھوں۔ عقل نے کہا دیکھ نادان، قلم انگریزی دیا سلائی کی طرح جل اٹھے گی، اور کاغذ کو جلادے گی۔ بھائی ہوا کی گرمی تو بڑی بلا ہے۔ گاہ گاہ جو ہوا بند ہوجاتی ہے وہ اور بھی جاں گزا ہے''۔ *10*

(B)

''داتا دین نے دیکھا کہ گوبر کتنی ڈھٹائی سے بول رہا ہے۔ ادب لحاظ جیسے بالکل بھول سا گیا ہو۔ ابھی شاید نہیں جانتا کہ باپ میری مجبوری کر رہا ہے۔ سچ ہے چھوٹی ندی کو امنڈتے دیر نہیں لگتی۔ مگر چہرے پر کدورت نہ آنے دی۔ جیسے بڑے بوڑھے بچوں سے مونچھیں اکھڑوا کر بھی ہنستے ہیں، انھوں نے بھی اس طعنے کو ہنسی میں لیا اور ہنستے ہوئے کہا: لکھنؤ کی ہوا کھا کے تو بڑا چنٹ ہوگیا ہے گوبر۔'' *10*

(C)

”جب صبح ہوئی اور آفتاب دو نیزے بلند ہوا، تب میری آنکھ کھلی تو دیکھا میں نے، نہ وہ تیاری ہے، نہ وہ مجلس، نہ وہ پری، فقط حویلی خالی پڑی ہے۔ مگر ایک کونے میں کمبل لپٹا ہوا دھرا ہے جو اس کو کھول کر دیکھا تو وہ جوان اور اس کی رنڈی دونوں سر کٹے پڑے ہیں۔ یہ حالت دیکھتے ہی حواس جاتے رہے، عقل کچھ کام نہیں کرتی کہ یہ کیا ہے اور کیا ہوا؟ حیرانی سے ہر طرف تک رہا تھا اتنے میں ایک خواجہ سرا (جسے ضیافت کے کام کاج میں دیکھا تھا) نظر پڑا۔ فقیر کو اس کے دیکھنے سے کچھ تسلی ہوئی۔ احوال اس واردات کا پوچھا اس نے جواب دیا ”تجھے اس بات کی تحقیق کرنے سے کیا حاصل، جو تو پوچھتا ہے“؟ میں نے بھی اپنے دل میں غور کی کہ سچ تو کہتا ہے۔ پھر اک ذرا تامل کرکے میں بولا ”خیر، نہ کہو، بھلا یہ تو بتاؤ، وہ معشوق کس مکان میں ہے؟“۔ 10

(D)

”رات کا سناٹا، تاروں کی چھاؤں، ڈھلتی ہوئی چاندنی سے ڈھلا ہوا مرمریں گنبد اپنی کرسی پر بے حس وحرکت متمکن تھا، نیچے جمنا کی روپہلی جدولیں بل کھا کھا کر دوڑ رہی تھیں، نور و ظلمت کی اس ملی جلی فضا میں اچانک پردہ ہائے ستار سے نالہ ہائے بے حرف اٹھتے اور ہوا کی لہروں پر بے روک تیرنے لگتے، آسمان کے تار جھڑ رہے تھے اور میری انگلی کے زخموں سے نغمے۔“ 10

(E)

”مہمان ایک ایک کر کے سب رخصت ہوئے۔ چکلی بھابی دو بچوں کو انگلیوں سے لگائے سیڑھیوں کی اونچ نیچ سے تیسرا پیٹ سنبھالتی ہوئی چل دی، دریاباد والی پھوپی جو اپنے نو لکھے ہار کے گم ہو جانے پر شور مچاتی، واویلا کرتی ہوئی بے ہوش ہو گئی تھی اور جو غسل خانے میں پڑا مل گیا تھا، جہیز میں سے اپنے حصے کے تین کپڑے لے کر چلی گئی۔ پھر چاچا گئے جن کو ان کے جے پی ہونے کی خبر تار کے ذریعے سے مل گئی تھی۔ جو شاید بد حواسی میں مدن کی بجائے دلہن کا منہ چومنے چلے تھے۔“ 10

.2Q (a) ''باغ و بہار'' آسان، سادہ اور عام فہم زبان کا پہلا نثری نمونہ ہے'' وضاحت کیجیے۔ 10

(b) ''ناول 'گئودان' میں ہندوستانی طرزِ معاشرت کی عکاسی نظر آتی ہے۔'' اِس قول کے حوالے سے 'گئودان' کا تہذیبی مطالعہ پیش کیجیے۔ 20

(c) ''نیرنگِ خیال'' کی روشنی میں محمد حسین آزاد کی انشاء پردازی کا جائزہ لیجیے۔ 20

.3Q (a) ''غبارِ خاطر'' خطوط کا مجموعہ ہے یا انشائیوں کا مجموعہ؟ محاکمہ کیجیے۔ 15

(b) ''خطوطِ غالب'' کے تناظر میں واضح کیجیے کہ مرزا غالب انقلاب ۱۸۵۷ء کے چشم دید گواہ ہیں۔ 15

(c) افسانہ ''اپنے دُکھ مجھے دے دو'' میں راجند سنگھ بیدی کے فن کی جلوہ گری نظر آتی ہے۔'' اِس اجمال کی تفصیل بیان کیجیے۔ 20

.4Q (a) ''غالب کے خطوط میں ایسی گوناگوں خوبیاں جمع ہوگئی ہیں کہ جن کی باعث یہ خطوط اردو نثر کے شہ کار بن گئے ہیں۔'' وضاحت کیجیے۔ 20

(b) ''گئودان'' کو پریم چند کا معاشرتی ناول کیوں قرار دیا جاتا ہے۔ مثالوں سے واضح کیجیے۔ 15

(c) افسانہ ''اپنے دُکھ مجھے دے دو'' کا فنی مطالعہ پیش کیجیے۔ 15

SECTION B

5Q. مندرجہ ذیل شعری حصوں کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔ اوران کے شعری محاسن پر بھی روشنی ڈالیے۔ ہر حصے کی تشریح ڈیڑھ سو (150) الفاظ پر مشتمل ہو : 10×5=50

(A)

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک

کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

دام ہر موج میں ہے حلقۂ صد کام نہنگ

دیکھیں کیا گذرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک

پرتو خور سے ہے شبنم کو فنا کی تعلیم

میں بھی ہوں ایک عنایت کی نظر ہونے تک

یک نظر بیش نہیں فرصت ہستی غافل

گرمیٔ بزم ہے اک رقص شرر ہونے تک

غمِ ہستی کا اسدؔ کس سے ہو جز مرگ علاج

شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

10

(B)

دوانی سی ہر طرف پھرنے لگی

درختوں میں جا جا کے گرنے لگی

ٹھہرنے لگا جان میں اضطراب

لگی دیکھنے وحشت آلود خواب

خفا زندگانی سے ہونے لگی

بہانے سے جا جا کے سونے لگی

نہ اگلا سا ہنسنا نہ وہ بولنا

نہ کھانا نہ پینا نہ لب کھولنا

چمن پر نہ مائل نہ گل پر نظر

وہی سامنے صورت آٹھوں پہر

10

(C)

جس سر کو غرور آج ہے یاں تاج وری کا

کل اس پہ یہیں شور ہے پھر نوحی گری کا

آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت

اسباب لٹا راہ میں یاں ہر سفری کا

زنداں میں بھی شورش نہ گئی اپنے جنوں کی

اب سنگ مداوا ہے اس آشفتہ سری کا

ہر زخم جگر داور محشر سے ہمارا

انصاف طلب ہے تری بیدادگری کا

اپنی تو جہاں آنکھ لڑی پھر وہیں دیکھو

آئینے کو لپکا ہے پریشاں نظری کا 10

(D)

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند

اب مناسب ہے ترا فیض ہو عام اے ساقی

مری مینائے غزل میں تھی ذرا سی باقی

شیخ کہتا ہے کہ ہے یہ بھی حرام اے ساقی

شیر مردوں سے ہوا بیشۂ تحقیق تہی

رہ گئے صوفی و مُلّا کے غلام اے ساقی

عشق کی تیغ جگر دار اڑا لی کس نے؟

علم کے ہاتھ میں خالی ہے نیام اے ساقی

سینہ روشن ہو تو ہے سوزِ سخن عینِ حیات

ہو نہ روشن، تو سخن مرگِ دوام اے ساقی

10

(E)

کچھ اشارے تھے جنھیں دنیا سمجھ بیٹھے تھے ہم

اس نگاہِ آشنا کو کیا سمجھ بیٹھے تھے ہم

رفتہ رفتہ غیر اپنی ہی نظر میں ہوگئے

واہ ری غفلت تجھے اپنا سمجھ بیٹھے تھے ہم

ہوش کی توفیق بھی کب اہلِ دل کو ہوسکی

عشق میں اپنے کو دیوانہ سمجھ بیٹھے تھے ہم

پردۂ آزردگی میں تھی وہ جانِ التفات

جس ادا کو رنجشِ بے جا سمجھ بیٹھے تھے ہم

کیا کہیں الفت میں رازِ بےحسی کیوں کر کھلا

ہر نظر کو تیری دردافزا سمجھ بیٹھے تھے ہم

10

Q6. (a) ”جنتِ لمحات“ کی روشنی میں اخترالایمان کی نظم گوئی کا جائزہ لیجیے۔ 20

(b) فراق کی شاعری میں جمالیاتی عناصر کی نشاندہی کیجیے۔ 15

(c) ”دستِ صبا“ کے حوالے سے فیض احمد فیض کی شاعرانہ عظمت اُجاگر کیجیے۔ 15

Q7. (a) اقبال پر افکارِ رومی کے اثرات کیا تھے۔ مدلل بیان کیجیے۔ 15

(b) ”یہ مسائلِ تصوف یہ ترا بیان غالبؔ

تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا“

اس شعر میں پیش کردہ موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالیے۔ 20

(c) فیضؔ کی نظم ”مرے ہم دم مرے دوست“ یا ”صبحِ آزادی“ کا فنی مطالعہ پیش کیجیے۔ 15

Q8. (a) ”میرؔ الفاظ کے جادوگر ہیں، ان کے یہاں سادگی و سلاست کے ساتھ ساتھ دلکش ترکیبیں اور صنائع بھی ہیں۔“ مثالوں کے ذریعے ثابت کیجیے۔ 15

(b) ”بالِ جبریل“ کے حوالے سے اقبالؔ کے فلسفۂ عشق پر اظہارِ خیال کیجیے۔ 20

(c) ”میر حسن کی مثنوی اپنی معنویت، فضا آفرینی اور گہرے سماجی شعور کے باوصف اپنی زبان و بیان اور اسلوب کے اعتبار سے بھی ایک مکمل اور کامیاب مثنوی ہے۔“ وضاحت کیجیے۔ 15